کیونکر، پدر سری کے نظام کا تخلیق شدہ خدا، اور قدرت میں ارتقاء پزیر عورت، اکٹھے نہیں رہ سکتے!

(سائیں سُچّا)

تیرے وجود میں ارتقاء کے ہر اُس قدم کا ثبوت ہے، اُمِ انسان
جو ابراہیمی تخلیقِ کائنات کے ہر قصہ کہانی کو رد کرتا ہے

آج ہمارے پاس وافر ثبوت موجود ہیں کہ کس طرح ایک انسانی بچے کا آغاز اور اُس کی پیدائش ہوتی ہے۔ ہمارے پاس دستاویز موجود ہیں جو تصاویر کی صورت میں بچے کی رحم میں افزائش دیکھاتی ہیں؛ لیکن، ابرہیمی مذاہب کے کرتا دھرتا مُصِر ہیں کہ اُن کی ایک ایسے تخلیق کار کی کہانی–ایک مردانہ خدا، جو کہ خود ایک انسانی اختراع ہے، – ہی درست ہے؛ جب کہ سائنسی ریکارڈ محض جھوٹے ثبوت ہیں۔ یہاں عورت کو، جو قدرتی طور پر تخلیق کار ہے، گرِا کر غلیظ اور بے وقار فرد قرار دیا جاتا ہے۔
مندرجہ ذیل کچھ حقائق ایسے ہیں جو آپ کو حقیقت سے آشنا کریں گے!

ایک تخلیق شدہ خدا!

زندگی کا آغاز کیسے ہوا، اس سوال پر انسانیت دو بڑے گروہوں میں بٹی ہوئی ہے–وہ جو تخلیق عالم پر یقین رکھتے ہیں، اور وہ جو ارتقاء کے قائل ہیں۔
تخلیق پر یقین رکھنے والوں کا کہنا ہے کہ تقریباً چھ ہزار سال پہلے، انجیل کے مطابق، ایک ہستی جس کا نام ربّ (خداؔ ، دیوسؔ ، یہوےؔ ، اللہؔ) تھا، اُس نے چھ دِنوں میں، محض یہ کہہ کر "اُجالا ہو جائے"[1] اس دنیا کو تخلیق کیا تھا۔
چنانچہ، کائنات یوں بنائی گئی تھی–تمام زندہ چیزیں مکمل اور فعال، جنہوں نے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہماری جسمانی ضروریات کے مطابق اہم تبدیلیاں بھی کیں؛ اور، عہد حاضر کے انسان، ہمارے تخلیق شدہ اسلاف کی

[1] "**Let there be light**" (Genesis 1:2-3).

سیدھی سادھی اولادہیں۔ انجیل کے مطابق، پہلے مرد، آدم، کو مٹی سے بنایا گیا تھا، اور پہلی عورت، حوّا، کو آدم کی پسلی سے۔ پیدائش کی اس کہانی میں عورت مرد سے پیدا ہوتی ہے، نہ کہ جیسے ہم جانتے ہیں کہ عورت مرد کو پیدا کرتی ہے۔

انجیل کی ایک کتاب[2] میں جو کہ 1813 میں چھپی تھی، دنیا کا آغاز 5998 سال پہلے ہُوا۔ اس میں آدم اور حوّا کا نام بھی درج ہے، اور وہ سب افراد جن کا نام تاریخی طور پر آدم سے لے کر عیسیٰ کی پیدائش تک معلوم ہے۔

ابراہیمی مذاہب کی سب کتابوں میں تخلیق پر یہ یقین مشترکہ ہے، صرف اسلام میں چند معمولی تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ آج کی موجودہ کتابوں میں اس بیان کے متعلق کوئی نئی تبدیلیاں نہیں کی گئی ہیں۔ اگر ذہن میں وہ سب نئی ایجادات اور معلومات رکھی بھی جائیں جو کہ پچھلے دو سو سال میں ہوئی ہیں، تو بھی ان کتابوں کی عبارت میں کسی کمی یا اضافے کی اجازت نہیں کیونکہ یہ مقدس سمجھی جاتی ہیں۔ یہ رویہ ان مذاہب کے قدامت پسند لوگوں کا ہے، گو یہ اور بات ہے کہ ہمارے پاس ایسے شواہد موجود ہیں جو ان کتابوں میں کانٹ چھانٹ اور تبدیلیوں کی گواہی ہیں، لیکن ان مذاہب کے پادری اور مولوی اس کا اعتراف نہیں کرتے۔ تخلیق سے متعلق اسی قسم کی کہانیاں مشرقِ وسطیٰ کے دوسرے علاقوں سے بھی مِلتی ہیں۔ ہندومت کا بھی تخلیق سے وابستہ اپنا قصہ ہے، مگر اس میں کوئی خاص وقت مقرر نہیں کیونکہ انسانی زندگی اور ہر دوسری شے مختلف چکروں میں چلتی ہے اس لئے کوئی مخصوص وقت یا عہد ضروری نہیں۔

تخلیق کے پجاریوں کے خیال کا ست یہ ہے کہ خدا کا اظہار کسی گزشتہ شے نہیں ہوُا، اور ہر شے خدا کی تخلیق کردا ہے۔

[2] En bibel som hittades 1813 hävdar att vår värld skapades för 5998 år sedan. Tiden från skapelsen till Kristi födelse var 3947 år. https://www.tiktok.com/@bibleve.../video/7149622137756683563

2

یہ اور بات ہے کہ اس امر کا ذکر ہی نہیں کے پیدائش سے متعلق ہر قانون کو رد کر کے، ان کتابوں کو لکھنے اور مرتب کرنے والے افراد نے -جو حیاتیات، بشریات اور سائنس کے دوسرے مضامین سے زیادہ واقف نہیں تھے -ان کتابوں کو تکمیل دیتے ہوئے اپنے وافر تخیل اور اُس وقت کے موجودہ علم کا کھُلا استعمال کیا۔

میرا خیال ہے کہ اس قسم کی کہانیاں اور قصّے ہمارے اسلاف کے تجسس کے لئے کافی تھے کہ زندگی کیسے شروع ہوئی اور آگے بڑھی۔ شروع شروع میں، یقیناً، مختلف قسم کے بیانوں پر انتشارِ رائے رہا ہو گا کہ کون سا قصّہ سچ ہے۔ لیکن پھر دھیرے دھیرے ایسے گروہ بن گئے ہوں گے جو مختلف مخصوص یقینوں کے اطلاق پر مصر ہونگے اور پھر اسے یقیں مختلف مذاہب کا ممبہ بن گئے، اور ان کے چوہدری ان مذاہب کا کاروبار کرنے لگے۔
اگلا قدم مذہبی کرتا دھرتوں (پادری، پنڈت، ملّا وغیرہ) کا نمودار ہونا تھا، جن کا اسرار تھا کہ صرف اُن کا پیش کردہ مذہب ہی سچ تھا، اور اُس مذہب کے قوانین اور شرائط کا ماننا ضروری تھا۔ **یہ وہ موقع تھا جب مختلف خدا تخلیق کئے گئے تاکہ وہ ان پادریوں وغیرہ کے زیست سے متعلقہ خیالات کو تقویت دیں، اور آخر میں وہ لوگ اپنے فرقہ کی خلقت پر اختیار حاصل کر لیں۔**
انسان، بطور ایک علیحدہ بشر کے اس مدت سے، جو کہ ان مذہبی کتابوں میں بیان کی گئی ہے، بہت زیادہ عرصہ سے، 2800000 سال، اس زمین پر موجود ہے۔ دوسرے الفاظ میں، ہزاروں سال تک انسان ان عالمی خداؤں کے بغیر زمین پر زندگی بسر کرتے رہے، اور قدرت کی مسائل کے لئے اُن کے پاس اپنے جواب اور حل موجود تھے۔ جب تک وہ چھوٹے چھوٹے گروہوں میں رہے ان کا سب سے بڑا مسئلہ زندگی کی بقاء تھی، جب کہ دانشوری اور فلسفہ وغیرہ، جن کے لئے فارغ وقت اور گیان درکار ہوتا ہے، ابھی مقبول نہیں ہوئے تھے۔
وہ خدا جسے ہم آج جانتے ہیں، انسانی دماغ کی وہ تخلیق ہے جو تقریبا 2864 سال پہلے ہوئی[3]، جہاں یہوے کا نام آیا جس نے 3136 سال پہلے دنیا کو بنایا تھا۔ ابراہیمی خدا کا اس سے پہلے کہیں ذکر نہیں ہے، جب کہ براہما کا ذکر، ہندو مت کے مطابق دنیا کا خالق، اُن کی بہت پرانے دستاویز میں ملتا ہے۔

---

[3] Etymology and usage. The Mesha Stele bears the earliest known reference (**840 BCE**) to the Israelite God Yahweh. The earliest written form of the Germanic word God comes from the 6th-century Christian Codex Argenteus. The English word itself is derived from the Proto-Germanic *guđan.
God - Wikipedia
Wikipedia
https://en.wikipedia.org › wiki › God

مادر سری کے نظام کو کب چھوڑ کر پدر سری کا نظام قائم ہوُا، اس کی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہے۔ عین ممکن ہے کہ جب ہم نے خانہ بدوشوں والا دور چھوڑ کر ایک جگہ پر مقیم ہونے کے بعد فصلیں اُگانا شروع کیں، اور اُس کے بعد جائیداد کی ملکیت کا سوال حل کرنے کے لئے جسمانی طور پر طاقتور مردوں نے عورتوں کو ان کی طاقت سے محروم کر کے پدر سری کا نظام قائم کیا۔ اس تبدیلی کے متعلق بہت سی رائے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہی ہے کہ مردوں نے اپنی طاقت کے باعث عورتوں کو مجبور کیا کہ وہ اُن مردوں کے بچے پیدا کریں گی، جو انہیں خوراک اور تحفظ مہیا کرتے تھے۔ اسی مردانہ طاقت نے عورتوں کو پادراہٹ[4] سے بھی محروم رکھا، جو کہ بعد میں ایک مردانہ پیشہ بن گیا۔

حیران کُن بات ہے کہ عورتوں کو ان پادراہٹ کے اڈوں --سناگوگ، مندر، گرجہ یا مسجد-- سے باہر رکھنے کی سب سے بڑی وجہ تھی کہ عورت اپنی ماہواری کے باعث وقتاً فوتاً ناپاک ہوتی ہے۔ ماہواری میں عورت کے بدن سے پُرانا، غیر جاگ لگا انڈہ رحم سے خارج ہو جاتا ہے۔ عورت گابھن تب ہوتی ہے جب ایک جاگ لگا انڈہ[5] عورت کے رحم میں اُس کی دیوار سے چپک کر بڑھنا شروع کرے۔

یہی عمل مردانہ جسم میں احتلام کی صورت میں ہوتا ہے، جو 13-15 سال کی عمر سے شروع ہو کر جوانی تک جاری رہتا ہے، بشرطیکہ منی کو مشت زنی یا مباشرت کے دوران خارج نہ کر دیا جائے۔ یہ عمل ایک تندرست مرد کے لئے ہفتہ میں کئی مرتبہ ہوتا ہے۔

ماہواری اور احتلام کی فطرت ایک ہی ہے– یہ جسم سے غیر استعمال شدہ بیضہ یا نطفے کا اخراج ہے۔ دونوں میں انسانی جسم غلیظ ہو جاتا ہے– عورت کے لئے یہ خون اور مرد کے لئے یہ منی کا اخراج ہے۔

لیکن جبکہ عورت کے لئے مہینہ میں یہ اخراج ایک مرتبہ چند دِن ہوتا ہے، یہ مرد کے لئے مہینہ میں ہر ہفتہ کئی مرتبہ کا عمل ہے۔ دوسرے الفاظ میں ایک عورت ہر مہینہ میں تقریباً پانچ دِن، اور مرد بارہ سے اٹھارہ دن ناپاک یا غلیظ ہوتا ہے۔

مردوں کی لکھی ہوئی مذہبی کتابوں میں اس مردانہ غلاظت یا تعداد کا کوئی ذکر نہیں ہے؛ جب کہ عورت کی ناپاکی کو بار بار سب مذاہب میں کراہت انگیز قرار دیا جاتا ہے۔

---

[4] پادراہٹ Clergy

[5] جاگ لگا انڈہ Fertilized egg.

کیوں؟ یہ مردوں کی ایک دیدہ دانستہ کوشش ہے کے پیدائش کی اعزاز کو عورت سے چھین کر ہر ممکن طریقہ سے ہیر اپھیری کے بعد ایک مذکر خدا کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ابراہیمی مذاہب کے مطابق خدا نے پہلا مرد مٹّی سے اپنے عکس میں بنایا تھا، اور اُس مرد کی پسلی سے پہلی عورت، حوّا، تخلیق کی تھی۔ یہ انتہائی واہیات کہانی میں جو حیاتیات کے ہر قانون کو توڑتی ہے، جہاں حمل اور پیدائش مکمل طور پر زنانہ خاصیت ہے، ان مذاہب کے بزرگ مُصرِ ہیں کہ تخلیق کے بارے ان ہی کا بیان شدہ قصّہ درست ہے۔

عورت جو کہ ارتقاء کی دین ہے!

آؤ اب اُس عورت کو دیکھتے ہیں جو کہ ابتدائی زندگی کے ارتقاء کے 320000 کروڑ سالوں کی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔

قدرت کا اپنا ہی طریقہ ہے کہ وہ اپنی بنیادی ارکان کو اپنے اظہار کے لئے کیسے مختلف طرح سے استعمال کرتی ہے، جس میں زندگی بھی شامِل ہے۔

زندگی کا پہلا اظہار تقریباً 640000 کروڑ سال پہلے شروع ہُوا جب چند امائنو تیزابوں[6] نے آپس میں کاروائی کے بعد ابتدائی زیست کی نشان دہی کی۔ قریباً ۴00000 کروڑ سال پہلے سادہ جاندار نمودار ہوئے، جن میں سے کچھ بعد میں کومب جیلی میں ڈھل گئے—جو کہ تمام جانوروں کی ماں ہے—اور جس سے تمام موجودہ بڑے جانوروں کی ابتدا ہوئی، اور جن سے بعد میں انسان بھی بنے۔ قدرت کا کمال ہے کہ اس نے اپنی 640000 کروڑ سالوں کے ارتقاء کا مکمل حساب رکھا ہوُا ہے جو کہ سب زندہ چیزوں میں درج ہے۔ کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ہم کہکشاؤں، ستاروں کے جھمگٹ، سیارے یا ہماری اپنی زمین کا ذکر کریں، قدرت نے سراغ چھوڑ رکھے ہیں کہ یہ سب تبدیلیاں کیسے آئیں۔ یہی بات لاگو ہے، جب زندگی کے ارتقاء زیر غور ہو—اس کا آغاز، ترقی، مختلف راہیں، اور اقدام جو اس تبدیلی میں موثّر ہوئے، اور کس طرح ہم موجودہ مقام تک پہنچے۔

---

[6] امائنو تیزابوں - وہ بنیادی تیزاب جن سے زندگی کی ابتدا ہوئی۔ Amino acids,

ہر مادہ جو انڈے دیتی ہے، جو کہ جاگ لگی[7] کے بعد بڑے جانور بنیں، اُس کے اُن انڈوں میں ہر اُس قدم کا سراغ موجود ہے جن سے ہمارے اسلاف، جانور یا پودے، گزرے کہ ہماری آج کی موجودہ شکل و جسم تک پہنچ پائیں۔ اگر ہم انسانوں کو پرکھیں تو پہلے دو جانور، امیبا اور پیرامیشیم[8]، ہمارے بدن میں بطور بیضہ اور نطفہ موجود ہوتے ہیں۔ بیضہ اور نطفہ کے باہمی جوڑ کے بعد جاگ لگا خلیّہ پہلے آدھ بانٹ (بانیری فشن)[9] اور پھر ہر اُس قدم سے گزرتا ہے جس سے جنین[10] بنتا ہے۔ یہ ایک ایسے سلسلہ ہے جو جوُیو کریوتس سے کومب جیلی، مکوڑوں، پروانوں، سیپیوں، مینڈکوں، کِرلوں سے ہوتا ہُوا انسانوں تک پہنچتا ہے، ایک ایسا وجود جس میں ایک سر ہوتا ہے جہاں ایک مرکزی دماغ، ایک نالی جو منہہ سے لے کر گانڈ تک جائے، پٹھے اور دوسرے مشترکہ اعضاء موجود ہوں آج سے 5000 لاکھ سال پہلے، کامبرین دھماکہ کے وقت، شکل پکڑ چکے تھے۔ یہ سب جانور مِل کر بائی لیٹریز[11] کہلاتے ہیں، اور ہمارے پاس ہر اُس قدم کا ثبوت ہے جن سے ہر یہ جانور گزرا۔ حیران کُن بات یہ ہے کہ اس پورے ارتقائی عمل کو مکمل ہونے میں 3.600000000000 سال تو لگے، لیکن انسان میں، گابھن ہونے سے پیدائش تک، یہ سب کے سب اقدام صرف نو مہینوں میں پورے ہو جاتے ہیں – 3.60000 کروڑ سال سمٹ کر نو مہینے! یہ ہمارے تخیل سے باہر ہے کہ ہم گِن سکیں کہ یہ سب تبدیلیاں کس رفتار سے ہوتی ہیں، لیکن حقیقت یہ ہی ہے کہ یہ ہماری آنکھوں کے سامنے 274 دِنوں کی کاروائی ہیں۔

آج ہمارے پاس ہر قِسم کا ثبوت موجود ہے کہ ایک انسانی بچّہ کس طرح تخلیق اور پیدا ہوتا ہے۔ ہمارے پاس پیدائش کے ہر مرحلہ کی دستاویز اور تصاویر موجود ہیں[12] لیکن، ابراہیمی مذاہب کے پیش رو اب بھی اڑے ہوئے ہیں کہ اُن کے مذکر خدا کا قصّہ، جو کہ خود اُن کی تخلیق ہے، ہی درست ہے؛ جب کہ سائنسی اندراج محض جھوٹی تصدیق ہیں۔ عورت، جو کہ قدرتی تخلیق کار ہے، کو انہوں نے ایک نا قابلِ اعتبار اور غلیظ ہستی قرار دیا ہُوا ہے۔

---

7 جاگ لگی، Fertilization

8 Amoeba and Paramecium

9 Binary fission آدھ بانٹ .Cytokinesis کسی خلیہ کا دو برابر حصّوں میں بٹ جانا۔

10 جنین Foetus

11 Bilatrians دو طرفہ

12 See pictures below

یہ سب چکر پیسے اور اقتدار کا ہے!

سچ تو یہ ہے کہ تمام دنیا میں ان مذہبی اداروں میں اقتصادی ہیر اپھیری اور جنسی استحصال اتنے بڑے پیانے پر ہے کہ ان کے بے ایمان کرتا دھرتا اس حقیقت کو تسلیم کرنے سے بالکل منکر ہیں۔ اور ان مذہبی جھوٹ پر اُٹھائی ہوئی عمارات کو سب سے بڑا خطرہ ہی یہ ہے کہ انسانی تخلیق کار عورت ہے، نہ کہ ان کا خود ساختہ خدا جس کے وجود کا ثبوت وہ یقین ہیں جن کو للکارا ہی نہیں جا سکتا۔

مردوں نے ہر ممکن کوشش کی ہر کو وہ عورتوں کو اپنے قابو میں رکھیں- اُن کے کہنے کے مطابق، عورت اپنے وجود میں لاغر اور کمزور، ذہنی طور پر غیر مستحکم، دانش مندی میں کمتر، اور جسمانی طور پر ناپاک ہے- لیکن مرد آج تک عورت کے بغیر بچّہ پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ یہ بات نہیں کہ اُنہوں نے کوشش نہ کی ہو، لیکن ان کا طریقہ ابھی تک موثّر ثابت نہیں ہو ا۔

ان مردوں کے بنائے ہوئے مذاہب کی ایک خاصیت یہ بھی ہے کہ یہ مرد کو عورت پر زندگی کے تمام ضروری اموار میں فوقیت دیتے ہیں - مرد کی عورت کے مقابلہ میں جنسی آزادی، جائیداد کی تقسیم میں ناانصافی، معاشری اور اقتصادی معاملوں میں مردانہ اختیار وغیرہ وغیرہ۔ حقیقت تو یہ ہے کہ چند معاشروں میں عورت ہمیشہ برائے فروخت سمجھی جاتی ہے، جہاں بدصورت سے بدصورت مالدار یا طاقتور شخص خوبصورت ترین عورت کو اپنی ملکیت بنا سکتا ہے۔

چنانچہ، جب تک ہم مذہبی غنڈوں کی گرفت میں ہیں، یہ ممکن نظر نہیں آتا کہ عورت بطور ایک مکمل انسان کے اپنا سارا جوہر دِکھا سکے؛ اسی لئے یہ بہت اہم ہے کہ ہم لوگوں کو قدرت کے اصولوں کو سائینسی گواہی کی مدد سے اگاہ کریں، اور اُن جھوٹوں کو ظاہر کریں جو کہ مذہبی لوگ پھیلاتے ہیں۔

جب تک ہم یہ قدم نہیں اُٹھاتے، ان مذہبی لوگوں کا تخلیق شدہ خدا ہر کوشش کرے گا کہ انسانی زندگی کی اصلی تخلق کار، عورت، کو دبائے رکے۔

[1] ”**Let there be light**” (Genesis 1:2-3).
[2]En bibel som hittades 1813 hävdar att vår värld skapades för 5998 år sedan. Tiden från skapelsen till Kristi födelse var 3947 år. https://www.tiktok.com/@bibleve.../video/7149622137756683563

[3] Etymology and usage. The Mesha Stele bears the earliest known reference (**840 BCE**) to the Israelite God Yahweh. The earliest written form of the Germanic word God comes from the 6th-century Christian Codex Argenteus. The English word itself is derived from the Proto-Germanic *ǥuđan.
God - Wikipedia
Wikipedia
https://en.wikipedia.org › wiki › God

[4] پادراہٹ Clergy
[5] جاگ لگا انڈہ Fertilized egg.

[6] امائنو تیزابوں - وہ بنیادی تیزاب جن سے زندگی کی ابتدا ہوئی۔ Amino acids

7 جاگ لگی ،[7]Fertilization
[8] Amoeba and Paramecium
[9]Binary fission کسی خلیہ کا دو برابر حصّوں میں بٹ جاناْ Cytokinesis. آدھ بانٹ
جنین[1]0 Foetus
[1]1 Bilatrians دو طرفہ
12

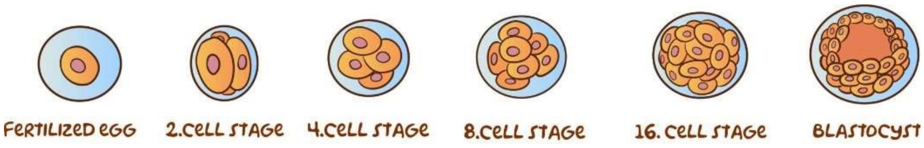
FERTILIZED EGG
2.CELL STAGE
4.CELL STAGE
8.CELL STAGE
16. CELL STAGE
BLASTOCYST

FOETUS 4.WEEKS
FOETUS 10.WEEKS
FOETUS 16.WEEKS
FOETUS 20.WEEKS

Fish
Salamander
Turtle
Chicken
Human
depositphotos
Image ID: 476961972
www.depositphotos.com